روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 2 جولائی 2012ء 11 شعبان 1433 ہجری 2 وفا 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 153

میرے وزراء

حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے نائب اور وزیر ہیں اور میرے وزیر اہل زمین میں سے ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔

مجھے نہیں معلوم کہ میں کتنا عرصہ تم میں باقی رہوں۔ پس میرے بعد ابوبکرؓ وعمرؓ کی پیروی کرنا۔

یہ دونوں (ابوبکرؓ وعمرؓ) اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں۔ پہلوں اور پچھلوں میں سے سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی بکر وعمر حدیث نمبر 3613،3596،3597)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک کامل عارف باللہ انسان تھے۔ جن کے خلق، حلم اور بردباری سے پر تھے۔ اور رحم کرنے والی فطرت رکھتے تھے۔ وہ تواضع اور انکسار کے لبادہ میں ملبوس رہتے تھے۔ بہت زیادہ درگزر، شفقت اور رحم کرنے والے انسان تھے۔ وہ اپنی پیشانی کے نور سے پہچانے جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ سے گہرا تعلق رکھتے تھے اور ان کی روح رسول اللہ کی روح سے ملی ہوئی تھی۔ وہ اس کے نور سے ڈھانپے گئے تھے۔ خدا کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے آدم ثانی تھے۔ اور خیر الانام سیدنا محمد ﷺ کے مظہر اول تھے۔ وہ نبی نہ تھے مگر نبی والی قوتیں (صلاحیتیں) رکھتے تھے۔ اسی کے صدق اور سچائی کی وجہ سے اسلام کے باغ کی رونق وخوبصورتی اپنے کمال کو پہنچی۔ ان مصیبتوں کے بعد جو اسلام کو نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد وارد ہوئیں میں نے صدیق رضی اللہ عنہ کو واقعہ میں سچا پایا ہے اور یہ امر مجھ پر بڑی تحقیق کے بعد کھلا ہے۔ میں نے انہیں اماموں کا امام، دین کا اور امت کا چراغ پایا ہے۔ خدا کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے دونوں حرموں (مکہ ومدینہ) میں بھی ساتھی تھے اور دونوں قبروں میں بھی ساتھی تھے۔ یعنی غار ثور کی قبر میں اور وفات کے بعد مدینہ کے حجرہ میں۔ پس حضرت ابوبکرؓ کا مقام دیکھو اگر تو گہری نظر رکھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف قرآن مجید میں انتہائی عمدہ طریق پر کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں وہ اللہ کا مقبول اور اس کا پیارا تھا۔ اور مجھے یہ علم دیا گیا ہے کہ ابوبکرؓ کی بڑی عظیم شان تھی۔ اور تمام صحابہؓ میں آپ ہی کا مقام سب سے بلند تھا اور آپ کی خلافت کے بارہ میں قرآنی آیات میں پیشگوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم کرے۔ انہوں نے اسلام کو زندہ کیا اور زندیقوں کو قتل کیا اور وہ اپنی نیکیوں کی وجہ سے قیامت کے دن تک کامیابی حاصل کر گئے۔ آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرنے والوں میں سے تھے۔ ان کی عادت میں تضرع اور دعا کرنا تھا۔ وہ دعا اور سجدہ میں بہت اجتہاد کرتے تھے۔ اور تلاوت قرآن کریم کے وقت ان کی آنکھوں سے آنسو رواں رہتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اسلام کے لئے باعث فخر تھے۔ ان کی خداداد صلاحیتیں خیر البریہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی صلاحیتوں سے قریب اور مشابہ تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی خوبیوں کو نہ گنا جا سکتا ہے نہ شمار کیا جا سکتا ہے۔ ان کے بہت سے احسانات مسلمانوں کی گردنوں پر ہیں۔ جن کا انکار زیادتی اور ظلم کرنے والوں کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قیام امن کا موجب بنایا مومنوں کے لئے اور کافروں اور مرتدین کی آگ کو بجھانے کا سبب بنایا۔ اور انہیں قرآن مجید کے اول حامیوں میں سے بنایا اور پھر اس کا خادم بنایا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تبلیغ اور اشاعت کرنے والا بنایا۔ انہوں نے قرآن مجید کو جمع کرنے کے لئے اپنی پوری کوششیں صرف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثانی اثنین کہہ کر اپنی رضامندی کی خلعت پہنائی۔ ابن خلدون نے کہا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی اور آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی تو آپ کی بیویاں اور اہل بیت اور عباسؓ اور علیؓ آپؐ کے پاس تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو نماز میں لوگوں کی امامت کا حکم دو۔ ابن خلدون نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی تین وصیتوں میں سے ایک یہ تھی کہ مسجد میں جتنے لوگوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ ابوبکرؓ کے دروازہ کے علاوہ سب بند کر دیئے جائیں۔ ابن خلدون نے کہا ابوبکرؓ کی خصوصیات جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی تھیں میں سے یہ بھی تھا کہ ان کا جنازہ بھی اس چارپائی پر اٹھایا گیا جس پر رسول کریم ﷺ کا۔ اور ان کی قبر بھی نبی کریم ﷺ کی قبر کی طرح بنائی گئی۔ ان کی لحد بھی نبی کریم ﷺ کی لحد کے قریب بنائی گئی اور ان کا سر نبی کریم ﷺ کے کندھوں کے برابر رکھا گیا۔ ان کے منہ سے آخری بات جو نکلی وہ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین تھی۔

(ترجمہ عربی عبارت از سر الخلافۃ۔روحانی خزائن جلد8 ص395,355)

جلسہ سالانہ کینیڈا 2012ء

حضور انور کا خطبہ جمعہ وخطابات

اور جلسہ کے دیگر پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کینیڈا 6 تا 8 جولائی 2012ء مسی ساگا، انٹاریو، کینیڈا میں منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں رونق افروز ہوں گے۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ اور خطابات پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں ایم ٹی اے پر Live نشر ہوں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

پہلا دن 6 جولائی 2012ء

خطبہ جمعہ 10:30 بجے رات

تقاریر **1:00am تا 3:15am**

6 جولائی کو 10:00 رات تا 3:30 بجے صبح بغیر کسی وقفہ کے نشریات جاری رہیں گی۔

دوسرا دن 7 جولائی 2012ء

تلاوت، نظم اور تقاریر 7:30pm تا 9:00pm

مستورات سے حضور انور کا خطاب

9:00pm تا 10:25pm

تلاوت، نظم اور تقاریر 1:00am تا 3:35am

7 جولائی کو 7:00 بجے شام تا 3:35 بجے صبح بغیر کسی وقفہ کے نشریات جاری رہیں گی۔

تیسرا دن 8 جولائی 2012ء

تلاوت، نظم اور تقاریر 7:30pm تا 8:30pm

حضور انور کا اختتامی خطاب

8:30 pm تا 10:30pm

خطبہ جمعہ: مورخہ 13 جولائی 2012ء کو بیت السلام ٹورانٹو سے خطبہ جمعہ حضور انور کیلئے 10:30 بجے رات نشریات کا آغاز ہوگا۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے)

سیمینار بابت نشہ آور اشیاء سے نجات

زیر اہتمام مجلس انصاراللہ پاکستان اور احمدی میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان

مرکزی شوریٰ جماعت احمدیہ پاکستان 2012ء کے فیصلہ جات پر عملدرآمد کے سلسلہ میں ’’نشہ آور اشیاء سے بچاؤ اور ان سے نجات‘‘ کے موضوع پر مجلس انصاراللہ پاکستان اور احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے زیرِ انتظام ایک معلوماتی سیمینار مورخہ 23؍جون 2012ء شام چھ بجے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کے آڈیٹوریم میں منعقد کیا گیا۔ اس کی صدارت مکرم سیّد محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے فرمائی۔

تلاوت کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت انصاراللہ پاکستان نے سیمینار کا تعارف پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ امسال مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ پاکستان کے فیصلہ جات پر عملدرآمد کے سلسلہ میں اِس سیمینار کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ آپ نے مختلف اعداد وشمار پیش کئے۔

پاکستان میں 2010ء میں نشہ کے عادی افراد کی تعداد نوے لاکھ تھی جن میں سے ساڑھے سات لاکھ افراد ہیروئن اور ڈیڑھ لاکھ افیون کا نشہ کرتے ہیں۔ دیہات کی نسبت شہروں میں یہ تعداد زیادہ پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ صوبہ پنجاب میں اور پنجاب کے شہروں میں سے سب سے زیادہ لاہور میں نشہ کے عادی پائے جاتے ہیں لاہور میں ان کی تعداد کا اندازہ پچھتر ہزار افراد کا ہے ان میں سے بیس ہزار ہیروئن کا نشہ کرتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اس سیمینار کا مقصد یہ ہے کہ ذیلی تنظیموں خصوصاً انصار، خدام اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کو اس کی تفصیلات کا علم ہو سکے اور وہ اپنے اپنے دائرہ کار میں اس نہایت اہم مسئلہ کے پیدا ہونے کے اسباب کو دُور کرنے، اپنے ماحول میں اس کی نشاندہی اور پھر حسبِ ضرورت مختلف تدابیر کے سلسلہ میں ٹھوس اور منظم مساعی کی توفیق پاسکیں۔

مکرم صدر اجلاس نے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان حافظ مظفر احمد صاحب کو دعوت دی کہ وہ باقاعدہ اس سیمینار کا افتتاح کریں۔ آپ نے سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات کے حوالے سے فرمایا ہر قسم کے لغو کاموں سے اعراض نماز کے اہتمام کے لئے ضروری ہے۔ آنحضور ﷺ نے نہایت محبت اور پیار سے اپنے اصحاب سے سب بد عادات چھڑوا دیں۔ لیکن تدریجی طور پر ابتداء ان نشہ آور اشیاء کے نقصانات سے پیار سے اُن کو مطلع فرماتے رہے۔ جب صحابہ اچھی طرح ان بُرائیوں سے آگاہ ہو گئے تو پھر کلیۃً ان کی حُرمت کے احکام دیئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فوری تعمیل کی توفیق پائی۔ اس سے قبل کے احکام یہ تھے کہ نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔ نشہ کا متبادل نماز عطا فرمائی نشہ کے چھ اوقات کو نمازوں کے اوقات میں تبدیل کر دیا۔ اور نمازوں میں لذت حاصل کرنے کے گر انہیں بتائے۔

پھر مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب کو دعوت دی گئی جنہوں نے نشہ آور اشیاء کا تعارف اور ان کے نقصانات سلائیڈز کے ذریعہ بتائے۔ مثلاً شراب، افیون، فارفین، ہیروئن، بھنگ، چرس، حشیش، میری جین، تمباکو، شیشہ وغیرہ۔

آپ نے بتایا کہ دنیا بھر میں جتنے قتل ہوتے ہیں ان میں سے نصف سے زیادہ کے اسباب میں شراب سرِ فہرست ہے۔ اس کے نتیجہ میں Aids بھی ہو جاتی ہے۔ خون میں الکحل کا 0.65 فیصد ہو تو موت کا باعث بن جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے شراب کو اُمّ الخبائث قرار دیا ہے۔ کچھ لوگ اسے حلال سمجھنے لگے ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ نے نشہ میں ملوث افراد پر لعنت فرمائی ہے۔ بنانے والے، بیچنے والے، لانے لے جانے والے، پینے اور پلانے والے سب افراد پر لعنت کی ہے۔ 6 لاکھ 28 ہزار افراد افیون کی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ ان میں 15 سے 64 سال کے افراد شامل ہیں۔ مارفین افیون سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کی نہایت محدود پیمانے پر طبّی استعمال کی اجازت ہے، صرف مستند ڈاکٹر ہی مناسب مقدار میں اس کا استعمال کروا سکتے ہیں۔ تاہم افیم سے اخذ شدہ ہیروئن مارفین سے بھی کئی گنا زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اس پر مکمل پابندی عائد ہے۔ اندازہ ہے کہ پاکستان میں 65 سے 75 فیصدی آبادی کسی نہ کسی شکل میں تمباکو نوشی کرتی ہے۔ ہر سال 6 لاکھ افراد اس کے سبب سے موت کے مُنہ میں چلے جاتے ہیں۔ نسوار کا استعمال تمباکو کے دیگر نقصانات کے علاوہ گلے اور مُنہ کے کینسر کا بھی سبب بنتا ہے۔ فلیورڈ تمباکو اور نشہ آور اشیاء کی آمیزش کی وجہ سے شیشہ بھی نہایت تباہ کن نشہ ہے۔ سکون آور اور بعض دیگر ادویات جو نشہ کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ ان سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ اشد مجبوری کی صورت میں صرف وقتی طور پر ڈاکٹری نسخہ کے مطابق ہی یہ استعمال کی جائیں۔ اپنے طور پر محض سکون یا بے خوابی دُور کرنے کے لئے ان کا استعمال نقصان دہ ہے۔

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب نے Drug Abuse اور منشیات، دَورِ حاضر کی Plague یا طاعون کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے بھی سلائیڈز کی مدد سے حاضرین کو تفصیل سے آگاہ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے پنجاب کے رہنے والوں کو خاص طور پر ایک خاص قسم کی طاعون سے متنبہ کیا ہے اور فرمایا کہ میں اور میرے ماننے والے اس کے اثرات سے محفوظ رہیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود کو طاعون کے جرثومہ کی شکل دکھائی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ جس طرح چھوٹی ’’ی‘‘ کے نیچے دو نقطے ہوتے ہیں ایسی شکل مجھے دکھائی گئی ہے۔ مکرم نوری صاحب نے بتایا کہ جدید سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ Aids میں بھی بالکل ایسی ہی شکل نظر آتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سفید طاعون تپ دق یعنی T.B کو کہتے ہیں۔ زرد طاعون ہیپا ٹائٹس یعنی جگر کے سرطان کو کہا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے شائع کردہ فولڈر میں وہ ساری باتیں جمع کردی گئی ہیں جو ہر قسم کے نشوں سے بچانے والی ہیں۔ مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے بتایا کہ غیر کیمیائی نشہ بھی نوجوان نسل میں بہت عام ہو گیا ہے یعنی TV اور انٹرنیٹ کا بے جا استعمال۔ اس سے بھی اجتناب کی ضرورت ہے۔ صرف محدود وقت کے لئے اور ضرورت کے وقت ہی اسے استعمال کیا جانا چاہئے۔

دورانِ پروگرام یہ بتایا گیا کہ نشہ کی عادت بالعموم تمباکو نوشی کے بعد شروع ہوتی ہے۔ گویا تمباکو نوشی کے دیگر بے شمار نقصانات کے ساتھ ساتھ اس کے نتیجہ میں نشہ کی عادت پیدا ہونے کے خطرہ بھی ہے۔

چنانچہ سرگودھا کے دو افراد مکرم عبدالعزیز صاحب آف سلانوالی اور مکرم سیف الرحمٰن صاحب 35 شمالی نے تمباکو نوشی ترک کرنے کے اپنے تجربات بیان کئے۔ اول الذکر نے بیان کیا کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس پر مرکز آئے تھے۔ آخری روز اُن سے عہد لیا گیا کہ کوئی بُرائی ترک کرو گے تو انہوں نے تمباکو نوشی ترک کرنے کا عہد کیا جس پر وہ آج تک قائم ہیں۔ موخر الذکر نے بتایا کہ وہ 2005ء میں قادیان گئے تھے۔ حضرت اقدس کی پاکیزہ بستی میں جا کر بیت الدعا میں انہوں نے دردِ دل سے دعا کی توفیق پائی کہ حقہ کو ترک کر دیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے کبھی حقہ نہیں پیا۔

مکرم صدر اجلاس نے ان کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد علی صاحب آف پشاور کو دعوت دی کہ وہ تشریف لا کر وہ وجوہات بیان کریں جن کی بناء پر Drugs کی عادت ہو جاتی ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اس کی بڑی وجوہات ہیں۔ پہلے نمبر پر خود نشہ ہے، دوسرے نمبر پر اسے استعمال کرنے والے ہیں۔ تیسرے نمبر پر بیچنے والوں کا دباؤ ہے اور چوتھے نمبر پر ماحول ہے۔ جس کی بناء پر لوگ نشہ کی عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ نشہ کی عادت ایک بیماری ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اپنے ایک خطاب میں جو منہاج الطالبین کے نام سے چھپا ہوا ہے فرمایا ہے۔ کہ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کا علاج ڈاکٹر یا طبیب کے ذریعہ ہونا چاہئے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب کی تقریر کا عنوان تھا کہ نشہ کے تدارک کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے 1980ء میں بعض نوجوانوں کے نشہ میں مبتلا ہونے اور اُن کے علاج کے لئے کی جانے والی منظم کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان تمام نوجوانوں کے تفصیلی کوائف اکٹھے کئے گئے۔ کچھ صالح نوجوانوں کی ٹیم تیار کی گئی۔ نشہ میں مبتلا نوجوانوں کو بلا کر ان کا تفصیلی انٹرویو کیا۔ اور اُن کے والدین سے مل کر اُن کو آگاہ کیا اور پھر ان کا علاج کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں پچاس فیصد کامیابی ہوگئی۔ اور ترک کرنے والے پھر دوبارہ نشہ پر نہیں گئے۔ اسی طرز پر ہمیں اپنی کوششوں کو مربوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے ہم سب کو مل جُل کر کام کرنا چاہئے۔

آخر پر صدر اجلاس محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے فرمایا کہ مجلس انصاراللہ پاکستان نے بہت اچھا اقدام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے۔ نیز مجلس انصاراللہ کی اس کاوش پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے مختلف بُری عادات سے بچنے کے طریق بڑی وضاحت سے بیان فرمائے جن میں خلفاء کی محبت، خلافت کے ساتھ زندہ تعلق، نمازوں میں توجہ، بعض اخلاقی بیماریوں کا ڈاکٹر کے ذریعہ سے علاج کروانا وغیرہ شامل تھے۔

اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ معلوماتی سیمینار اختتام پذیر ہوا جس کے بعد شرکاء کی خدمت میں چائے وغیرہ پیش کی گئی۔ آڈیٹوریم کے باہر گیلری میں نشہ آور اشیاء کے نقصانات کے بارے میں ایک معلوماتی نمائش بھی ترتیب دی گئی تھی۔ جس میں متعدد چارٹس، تصاویر، پوسٹرز اور پینٹنگز وغیرہ کے ذریعہ منشیات اور تمباکو نوشی کے بھیانک نتائج کی مذہبی احکامات، سائنسی حقائق، اعداد وشمار، اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والی خبروں کی روشنی میں عکاسی کی گئی تھی۔ نیز موضوع سے متعلق مختلف تربیتی فولڈرز بھی اس موقع پر شرکاء کو مہیا کئے گئے۔

سیمینار میں انصار کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے عہدیداران نے شرکت کی۔ لجنہ اماء اللہ کے لئے کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعہ آڈیٹوریم کے قریب ایک کانفرنس روم میں انتظام کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ اس سیمینار کے نہایت مفید اثرات ظاہر فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

16

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی و بیلجیئم

وفود سے ملاقات ۔لائبریری کا معائنہ۔ بیت منصور کا سنگ بنیاد اور خطاب۔ بیلجیئم میں ورود

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

4 جون 2012ء

(بقیہ حصہ)

میسیڈونیا کے وفد سے ملاقات

ملک میسیڈونیا (Mecedonia) سے 41 افراد پر مشتمل وفد قریباً دو ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے جرمنی پہنچا تھا۔ اس وفد میں 23 عیسائی احباب تھے اور 18 مسلمان تھے۔

میسیڈونیا سے آنے والے ایک نوجوان Stojanco Pacemski صاحب نے جلسہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ پہلی بار جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہاں دین کی بہت اچھی تصویر دیکھی ہے۔ حقیقی دین یہیں پایا ہے۔ میں میسیڈونیا میں جماعت کی جو بھی مدد کر سکا کروں گا اور اگلے سال جلسہ میں بعض حکومتی شخصیات کو لانے کی کوشش کروں گا۔

میسیڈونیا سے آنے والے افراد تعلیم یافتہ تھے بعض انجینئرز تھے۔ بعض ٹیچرز، بینک آفیسرز اور بعض پرائیویٹ فرموں میں کام کرنے والے تھے۔ جبکہ بعض طالبعلم تھے۔

ایک خاتون Ermina Redjepova صاحبہ نے کہا کہ وہ ایک NGO کی ڈائریکٹر ہیں ان کے پانچصد ممبر ہیں۔ انہیں لوگوں کے ساتھ کام کرنے کا تجربہ ہے۔ پانچسو افراد کو ایک نکتہ پر اکٹھا کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن میں حیران ہوں کہ آپ نے کس طرح تیس ہزار کی تعداد کا رخ ایک سمت میں موڑ لیا ہے۔ گویا سب کی سوچوں کا دھارا ایک ہی سمت میں بہہ رہا ہے۔ میں جماعت کے نظام سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ ان کے خاوند Zenil Redjepova جماعت کے پیغام سے بہت متاثر ہوئے۔ حضور انور سے ملاقات کر کے ان میں بہت تبدیلی پیدا ہوئی۔ کہنے لگے کہ میں احمدیت کا پیغام اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔ اب اس پیغام کو میں وہاں پھیلاؤں گا اور یہاں جلسہ سالانہ اور حضور انور کے ساتھ ملاقات کی یادیں سال بھر ہمارے ساتھ رہیں گی۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو منع کیا ہوا ہے کہ جماعت سے باہر رشتہ نہیں کرنا۔ جماعت کے اندر سے رشتہ کرنا ہے۔ دعا کریں کہ ہمیں جماعت کے اندر سے رشتہ مل جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ میرا دل جذبات سے بھرا ہوا ہے۔ میں اپنے جذبات کا، احساسات کا اظہار نہیں کر سکتی، میں اب جلسہ چھوڑ نہیں سکتی۔ میں دوبارہ آؤں گی۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ میں گزشتہ 20 سال سے احمدی ہوں پہلے میں حضور انور کو TV سکرین پر دیکھا کرتا تھا۔ اب اپنے خلیفہ کو براہ راست دیکھ کر اپنا مقصد پا لیا ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ میں حضور سے ملا ہوں اور باتیں کی ہیں۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ مجھے جلسہ بہت اچھا لگا۔ جب میں واپس جاؤں گا تو اپنے دوستوں کو کہوں گا کہ وہ ضرور جلسہ میں شامل ہوں۔ میں ان کو لے کر آؤں گا۔ مجھے جلسہ نے بے حد متاثر کیا ہے۔

ایک دوست نے بتایا کہ میں نے تمام تقاریر سنی ہیں۔ میں پہلی دفعہ آیا ہوں مجھے بہت لطف آیا ہے۔ میں نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے اور یہاں سے انرجی حاصل کی ہے۔ اب ساتھ لے کر جاؤں گا اور وہاں پھیلاؤں گا اور کوشش کروں گا کہ یہ سارا سال میرے ساتھ رہے۔

میسیڈونیا کی ایک خاتون امینہ نے کہا جلسہ میں پہلی مرتبہ شامل ہوئی ہوں۔ ہر لحاظ سے مطمئن ہوں۔ تقاریر سے بہت متاثر ہوئی ہوں امید رکھتی ہوں کہ آئندہ سال دوبارہ شامل ہوں گی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

ایک صاحب نے بتایا کہ میں جلسہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں۔ عیسائی ہوں مجھے یہاں آکر مذہب کے بارہ میں ابہت اچھا تجربہ ہوا ہے۔ پہلے سنا سنایا دین تھا۔ اب پتہ چلا ہے کہ اصل دین تو یہاں ہے۔ جو یہاں آکر سنا ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ جن لوگوں نے جلسہ کے موقع پر بیعت کی ہے میں ان سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جلسہ ہر لحاظ سے اپنے انتہاء پر تھا۔ ہر سال میسیڈونیا سے ایک گروپ جلسہ پر آتا ہے۔ پہلے ہم ایک شہر سے آیا کرتے تھے اب امسال مختلف شہروں سے آئے ہیں۔ اس لئے اب ہمارے واپس جانے کے بعد زیادہ علاقوں میں احمدیت کا پیغام پھیلے گا اور ہر سال نئے لوگ جلسہ میں شامل ہوا کریں گے۔

ایک دوست نے کہا کہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں۔ حضور کے چہرہ مبارک کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھے میں ہمت نہیں ہے کہ حضور سے بات کر سکوں۔ بس میں حضور کو دیکھ رہا ہوں اور برکت پا رہا ہوں۔

ایک دوست نے بتایا میں بھی پہلی دفعہ آیا ہوں۔ جلسہ میں ہر طرف امن ہی امن تھا۔ کسی نے کسی عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔ کسی سے انہیں خوف محسوس نہیں ہوا۔ سب پیار ومحبت سے ملتے تھے۔ یہ جماعت یقیناً دنیا میں کامیاب ہوگی۔

ان وفود کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام دو بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں اور پھر ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

18 نکاحوں کا اعلان

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد، تعوذ و خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں کچھ نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ ماشاء اللہ کافی تعداد میں نکاح ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سب نکاح مبارک کرے اور ان نئے قائم ہونے والے رشتوں کو ان بنیادوں پر استوار کرنے کی توفیق دے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے راستے ہیں۔

تقویٰ ایک بنیادی شرط ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو حکم دیا ہے اور نکاح کے موقع پر خاص طور پر جو عربی کا خطبہ پڑھا جاتا ہے اس میں بار بار تقویٰ پر چلنے کی تلقین کی گئی ہے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے کہا گیا ہے کہ تم دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔ ایک یہ کہ تمہارے یعنی نئے قائم ہونے والے رشتوں کے اپنے عمل ایسے ہونے چاہئیں کہ ان کی نظر صرف اس دنیا پر نہ ہو بلکہ کل پر بھی ہو اور پھر یہ کہ انشاء اللہ ان رشتوں کے قائم ہونے سے جو نسل آگے چلے گی اس کی بھی ایسی اعلیٰ تربیت ہو کہ وہ آگے نیکیاں بجالانے والے ہوں اور صحیح (دینی) تعلیم پر چلنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنے والے ہوں۔

پس یہ بنیادی چیز ہے جو رشتے قائم ہوتے ہوئے ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے اور اگر یہ چیز قائم ہو جائے تو پھر رشتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نبھتے ہیں۔ نہ صرف نبھتے ہیں بلکہ مثالی رشتے قائم ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول پر ہوتی ہے۔ ان کی بنیاد اپنی نسلوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنانے پر ہوتی ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوتے ہیں۔ دنیاوی خواہشات ان کا مطمح نظر نہیں ہوتیں۔

پس یہ بات ہر احمدی کو بھی اور خاص طور پر ہر نئے قائم ہونے والے رشتہ کو بھی یاد رکھنی چاہئے۔ اگر یہ چیز یاد رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی شادیاں کامیاب ہوں گی۔

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

1۔مکرمہ عطیۃ الاول صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد تنویر صاحب کا نکاح مکرم سعید احمد عارف صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔مکرمہ نداء الظفر ملیحہ صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب کا نکاح مکرم رضوان خان صاحب ابن مکرم مبشر خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔مکرمہ ثمر اقبال صاحبہ بنت مکرم مظہر اقبال صاحب کا نکاح مکرم فاروق علی صاحب ابن مکرم عمر علی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔مکرمہ ملیحہ سہیل صاحبہ بنت مکرم حق نواز صاحب کا نکاح مکرم اطہر سہیل صاحب ابن مکرم طارق سہیل صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔مکرمہ صدف بٹ صاحبہ بنت مکرم نعیم احمد بٹ صاحب کا نکاح مکرم عمران احمد خالد صاحب ابن طاہر احمد خالد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم محمد اشفاق انور صاحب کا نکاح مکرم ظفر احمد صاحب ابن مکرم صدیق احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

7۔مکرم طیبہ احمد صاحبہ بنت مکرم امتیاز احمد صاحب کا نکاح مکرم ثمر احمد البربخت محمود صاحب ابن احیاء الدین صاحب کے ساتھ طے پایا۔

8۔مکرمہ عائزہ مشعل سیٹھی صاحبہ بنت مقصود احمد سیٹھی صاحب کا نکاح مکرم لقمان احمد راجپوت صاحب ابن ناصر احمد راجپوت صاحب کے ساتھ

طے پایا۔

9۔مکرمہ رابعہ منصورہ چوہدری صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب کا نکاح مکرم عطاء المنعم رزاق صاحب ابن مکرم عبدالرزاق صاحب کے ساتھ طے پایا۔

10۔مکرمہ سارہ عباسی صاحبہ بنت مکرم شاہد حمید عباسی صاحب کا نکاح مکرم ارسلان احمد قیصرانی صاحب ابن مکرم فیروز احمد قیصرانی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

11۔مکرمہ طاہرہ رقیہ یوسف صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب مرحوم کا نکاح مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری ارشاد احمد وڑائچ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

12۔مکرمہ نعیمہ کنول احمد صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد صاحب کا نکاح مکرم عطاء الٰہی مرزا صاحب ابن مکرم راشد مرزا صاحب کے ساتھ طے پایا۔

13۔مکرمہ مہوش طارق صاحبہ بنت مکرم طارق احمد صاحب کا نکاح مکرم حمود الرحمان صاحب ابن مکرم ملک بشارت الرحمان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

14۔مکرمہ خضراء انجم صاحبہ بنت مکرم انجم تنویر صاحب کا نکاح مکرم عثمان احمد صاحب ابن مکرم اعجاز احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

15۔مکرمہ خدیجہ منہاس صاحبہ بنت مکرم شبیر احمد ضیاء صاحب کا نکاح مکرم مسرور احمد منہاس صاحب ابن مکرم مبشر احمد منہاس صاحب کے ساتھ طے پایا۔

16۔مکرمہ مدیحہ انعام صاحبہ بنت مکرم انعام اللہ طیب صاحب کا نکاح مکرم سجاد حیدر عتیق صاحب ابن مکرم ناصر احمد عتیق صاحب کے ساتھ طے پایا۔

17۔مکرمہ مسعودہ رانا صاحبہ بنت مکرم شبیر احمد ضیاء صاحب کا نکاح مکرم اسد رانا صاحب ابن مکرم صلاح الدین صاحب کے ساتھ طے پایا۔

18۔مکرمہ باسلہ انعام صاحبہ بنت مکرم ارشاد احمد صاحب مرحوم کا نکاح مکرم Bartlomiej Kosmala صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کا اعلان فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بلغاریہ کے وفد سے ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں ملک بلغاریہ (Bulgaria) سے آئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بلغاریہ سے امسال 80 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے آیا تھا۔ اس وفد میں چند احمدی احباب کے علاوہ باقی تمام احباب مہمان تھے اور ان میں سے بھی زیادہ تعداد ایسے احباب کی تھی جو پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شریک ہورہے تھے۔

حضور انور نے فرمایا جو مہمان آئے تھے وہ بتائیں کہ جلسہ کیسے دیکھا، ان کے تاثرات کیا ہیں۔ اس پر ایک احمدی بلغارین خاتون البینہ صاحبہ نے اردو زبان میں چند جملے بول کر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنی طرف سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ بہت منظم جلسہ تھا اور ہر لحاظ سے غیر معمولی تھا۔ تین سال پہلے بھی جلسہ میں شریک ہوئی تھی۔ لیکن امسال جلسہ کے انتظامات پہلے سے بہت بہتر ہیں۔

ایک عیسائی خاتون نے کہا کہ پہلی مرتبہ یہاں آئی ہوں اور یہ دیکھا ہے کہ آپ اپنے نیک مقصد کو لے کر آگے چل رہے ہیں اور کام کر رہے ہیں۔

ایک دوست نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ پہلی دفعہ شامل ہورہا ہوں۔ بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔ مجھے پہلی دفعہ پتہ چل رہا ہے کہ حقیقی...... آپ ہیں اور حقیقی دین یہاں ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں بیان کرسکوں۔

ایک نوجوان نے بتایا کہ میں ٹیکنیکل کالج میں پڑھتا ہوں۔ میں احمدی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ احمدی بچوں کو پڑھائی میں بہت آگے آنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود سے خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے ماننے والے علم و معرفت میں ترقی کریں گے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ بلغارین زبان میں لٹریچر کم ہے۔ جب لوگوں سے بات کرتے ہیں تو مشکل ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لٹریچر تو ملے گا۔ شائع ہوگا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن بلغاریہ میں بعض مشکلات ہیں اور احمدیوں کو دعوت الی اللہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہی حال پاکستان میں ہے۔ وہاں بھی احمدیوں کی دعوت الی اللہ پر پابندی ہے۔ نماز پر پابندی ہے۔ کلمہ پڑھنے اور لکھنے پر پابندی ہے۔ قرآن کریم کی آیات لکھنے پر پابندی ہے۔ نداء، دعوت الی اللہ کرنے پر پابندی ہے۔ دینی شعار اختیار کرنے پر پابندی ہے۔ مسلمانوں کی طرح اسلامی اظہار نہیں کرسکتے۔ تو وہاں تو لٹریچر کا سوال ہی نہیں لیکن اس کے باوجود احمدیت کا پیغام پھیل رہا ہے۔ پس اصل چیز دعا ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کے حالات بدلے اور آپ کو دعوت الی اللہ کرنے کی اجازت مل جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیت کی سچائی کی یہ بڑی دلیل ہے کہ ہمارے مقابلہ میں احمدیت کی بات کرنے سے ڈرتے ہیں۔ ہمارے دلائل کا جواب نہیں دے سکتے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرے لئے بہت دعا کریں۔ میرے دونوں بچے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا۔ اللہ فضل فرمائے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میری والدہ عیسائی ہیں ان سے احمدیت کی بات کرتی رہتی ہوں۔ حضور ان کے لئے دعا کریں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کوشش کرتی رہیں۔ جب قائل ہوں گی تو قبول کریں گی۔

ایک مہمان جو اپنی اہلیہ کے ساتھ پہلی مرتبہ جلسہ میں شریک ہوئے انہوں نے روتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بتایا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے شادی کے کئی سال بعد اولاد سے نوازا۔ لیکن لمبی بیماری کے بعد اپریل 2012ء میں 6 سال کی عمر میں وہ بچی وفات پا گئی۔ ہمارے لئے دعا کریں۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ نیز حضور انور نے اس فیملی کو فرمایا کہ ملاقات کے بعد مجھے آفس میں بھی آکر ملیں۔

ایک عیسائی دوست روین صاحب نے کہا میں سارے وفد کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں نیز یہ کہ ہر مسلمان جب کوئی کام کرتا ہے تو کیا اللہ سے ڈر کر کرتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے دنیاوی مقاصد تو کوئی نہیں ہیں۔ جس مقصد کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود آئے تھے وہ یہ تھا کہ انسان کو اس کے پیدا کرنے والے سے ملانا اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنا اور یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔

حضور انور نے فرمایا ہم افریقہ میں رہنے والوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ ریموٹ ایریا میں اور جنگلوں میں ان کو پانی اور بجلی مہیا کر رہے ہیں۔ طبی اور تعلیمی سہولتیں دے رہے ہیں اور بلالحاظ مذہب و ملت ہر ایک کو دے رہے ہیں۔ اس خدمت سے ہماری کوئی دنیاوی غرض نہیں ہے۔ بلکہ مقصد انسانیت کی خدمت کرنا ہے اور انسانی قدروں کا خیال رکھنا ہے۔ اب یہ مہمان یہاں آئے ہیں کیا ہم نے ان سے کوئی دنیاوی مقصد حاصل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ہم تو دل سے انسانیت کی خدمت کا درد رکھتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی دوسرے کے لئے پسند کرتے ہیں۔

بلغارین وفد کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو جو وفد میں شامل تھیں۔ قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ تمام مہمانوں اور فیملیز نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج جرمنی کی 31 جماعتوں کے علاوہ بوزنیا، پاکستان، کینیڈا، نائیجیریا، فن لینڈ، چائنا، گیمبیا، فرانس اور مسقط سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

مجموعی طور پر 35 فیملیز کے 153 افراد نے ملاقات کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بلغارین فیملیز کو بھی ملاقات کا شرف عطا فرمایا جن کی بچی کی وفات ہوئی تھی۔ حضور انور نے ان سے تفصیل کے ساتھ تمام حالات دریافت فرمائے اور دوائی بھی تجویز فرمائی اور یہ بھی نصیحت فرمائی کہ مجھے دعا کے لئے لکھتے رہیں۔ ملاقات کے بعد اس فیملی نے تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ ملاقات کے بعد جب دونوں میاں بیوی کمرے سے باہر نکلے تو کافی دیر تک روتے رہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جارہے تھے کہ آج تک ہم بلغاریہ کے مفتی سے بھی نہیں مل سکے اور آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کے روحانی بادشاہ سے نہ صرف ملنے کا موقع عطا فرمایا بلکہ امام جماعت احمدیہ نے جس طرح ہم سے پیار کا سلوک کیا ہے۔ اس نے ہمارے تمام غم ہلکے کردیئے ہیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

دعوت ولیمہ میں شرکت

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ یو۔کے کے ایک طالبعلم ارباب احمد کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی۔ اس تقریب کا انتظام بیت السبوح کے ہی ایک ہال میں تھا۔

دو جنازے

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو حاضر جنازے پڑھائے۔

1۔مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ ریاض حسین باجوہ صاحب۔ مرحومہ نے مختصر علالت کے بعد 4 جون 2012ء کو لانگن شہر میں وفات پائی تھی۔

2۔مکرم محمد صدیق صاحب مرحوم نے برین ہیمرج کی وجہ سے 2 جون 2012ء کو Langen جرمنی میں وفات پائی۔

دونوں مرحومین موصی تھے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دس بجے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

5 جون 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق بیت السبوح فرینکفرٹ سے جرمنی کے شہر آخن (Achen) اور پھر وہاں سے برسلز (بیلجیئم) کے لئے روانگی تھی۔

لائبریری کا معائنہ

صبح سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور لائبریری کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے لائبریری کے ایک حصہ کو گزشتہ سال آگ نے اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے دھوئیں نے نقصان پہنچایا تھا۔ اب نیا پینٹ، رنگ و روغن ہوا تھا اور Smoke الارم لگائے گئے تھے۔ حضور انور نے ان امور کا جائزہ لیا۔

حضور انور نے لائبریری کے مختلف سیکشن دیکھے اور بعض کتب ملاحظہ فرمائیں اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا کہ قادیان میں جو مزید کتب شائع ہو چکی ہیں وہ بھی منگوا کر یہاں رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا باقاعدہ ایک کمیٹی بنائیں جو لائبریری کے لئے کتب کا انتخاب کیا کرے اس کمیٹی میں مختلف فیلڈ کے لوگ ہوں۔

لائبریری میں ایک سیکشن تاریخ کی کتب پر مشتمل تھا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں کھڑے ہوئے اور کتب دیکھیں تو بے ساختہ یہ شعر پڑھا۔

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دور حضرت اقدس مسیح موعود کا دور ہے۔ قدرت ثانیہ کا دور ہے۔ احمدیت کا دور ہے۔ اب اسی دور کی تاریخ لکھی جائے گی اور پڑھی جائے گی۔

آخن کے لئے روانگی

لائبریری کے معائنہ کے بعد ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باہر تشریف لاکر اجتماعی دعا کروائی اور اس موقع پر موجود احباب و خواتین کو السلام علیکم کہا اور قافلہ آخن کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً 260 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد دوپہر پونے ایک بجے مکرم صدیق احمد ڈوگر صاحب کے گھر تشریف آوری ہوئی۔

دوپہر کا کھانا

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق دوپہر کے کھانے کا انتظام مکرم صدیق احمد ڈوگر صاحب نے اپنے ہاں کیا ہوا تھا۔ مکرم صدیق احمد ڈوگر صاحب جماعت کے انتہائی مخلص اور فدائی کارکن ہیں اور جماعت آخن کے پرانے ممبران میں سے ہیں اور یہاں جماعت کی بنیاد اور قیام اور ابتدائی انتظامی سیٹ اپ میں ان کا بڑا حصہ ہے یہ خود جماعت کے ابتدائی صدر بھی رہے ہیں۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام بھی یہیں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بجکر پچاس منٹ پر گھر کے بیرونی لان میں نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

بیت منصور کا سنگ بنیاد

نمازوں کی ادائیگی کے بعد دو بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت منصور کے سنگ بنیاد کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ قطعہ زمین آخن شہر کے ایک معروف حصہ میں ہے۔

اس جگہ پر پہنچنے سے قریباً ڈیڑھ فرلانگ قبل آخن پولیس کے چھ گھڑ سوار دستہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ ان میں سے تین گھوڑے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی کے آگے چل پڑے اور تین حضور انور کی گاڑی کے پیچھے تھے۔ اس طرح یہ حضور انور کو اس جگہ تک لے کر گئے۔ جہاں بیت کے سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہونی تھی۔ وہاں پہنچ کر ان گھڑ سواروں نے سلامی بھی دی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی اس جگہ پہنچی تو احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد مرد وزن اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑے والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ احباب نے نعرے بلند کئے اور بچوں، بچیوں نے استقبالیہ، خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

صدر جماعت آخن، ریجنل مربی سلسلہ آخن اور ریجنل امیر صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں دو بجکر پچیس منٹ پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حارث رفیق صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ سہیل احمد خان صاحب اور اس کا جرمن ترجمہ سلمان احمد یحییٰ نے پیش کیا۔

امیر صاحب کا ایڈریس

بعدازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور بتایا کہ آخن شہر صوبہ ویسٹ فالن میں واقع ہے اور اس شہر کی آبادی 2 لاکھ 60 ہزار ہے۔ یہ جرمنی کا سب سے زیادہ مغرب میں واقع شہر ہے۔ ہالینڈ اور بیلجیئم کی سرحد پر واقع ہے۔ گندھک ملے گرم پانی کے چشمے یہاں پائے جاتے ہیں۔ قریباً تین ہزار قبل مسیح سے اس علاقہ میں آبادی کے آثار ملتے ہیں۔ پہلی مرتبہ تحریری طور پر اس کا ذکر 765ء میں ملتا ہے۔

اس علاقہ میں 1977ء میں احمدی آکر آباد ہونے شروع ہوئے اور 1978ء میں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا اب دو صد لوگوں پر مشتمل جماعت قائم ہے۔ احمدی طلباء مختلف یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہاں کی جماعت عید ملن پارٹیز، ریلیجنس فاؤنڈرز ڈے اور قرآن کریم کی نمائشوں کا انعقاد کرتی ہے۔ چرچ میں بھی نمائش لگائی تھی اور وہاں نماز جمعہ بھی ادا کی۔ اس شہر سے 70 کے قریب جرمن احباب نے جلسہ سالانہ کا وزٹ کیا تھا۔

جو قطعہ زمین خریدا گیا ہے اس کا رقبہ 2 ہزار 680 مربع میٹر ہے۔ یہ 22 مارچ 2012ء کو خریدا گیا۔ لوکل اتھارٹیز نے اس میں بہت مدد کی ہے۔ آج انشاء اللہ اس کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔

میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے تعارفی ایڈریس کے بعد Aachen شہر کی میئر Dr. Margrethe Schmeer نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوفہ نے کہا سب سے قبل میں حضور انور کو خوش آمدید کہتی ہوں۔ آج ہمارے آخن شہر کے لئے ایک بہت اچھا اور خوشکن دن ہے اور آج کا موسم بھی اسی مناسبت سے اچھا ہے۔ آج کا دن بہت اہم ہے اور جشن کا دن بھی ہے۔ آج احمدیوں کی ایک (بیت) کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ بغیر کسی بحث و تمحیص اور بغیر میڈیا میں خبریں ابھرنے سے اور بغیر کسی لڑائی جھگڑے کے ہوا۔ آج Symboly طور پر یہ جگہ آپ کی ہوگئی ہے اور اس پر تعمیر کرنے کی اجازت بھی آپ کو جلد مل جائے گی۔

میئر نے کہا کہ جب کوئی گھر تعمیر کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ یہاں ایک لمبا عرصہ رہنا چاہتا ہے۔ احمدیوں کی (بیت) کی تعمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدی یہاں اس شہر میں مستقل طور پر رہنا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے جماعت احمدیہ نے شہر کے حکومتی حکام کو بھی دعوت دی ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی اس شہر کا حصہ ہیں اور ان کی بیت ہر ایک کے لئے کھلی ہے اور وہ اپنے پڑوسیوں اور شہر کے لوگوں سے اچھا تعلق رکھنا چاہتے ہیں۔ پہلے ادھر صرف عیسائی ہوا کرتے تھے اب وقت کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک کے لوگ اور مختلف مذاہب کے لوگ یہاں آباد ہیں اور یہ شہر ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔

میئر نے کہا کہ یہ بات بہت اہم ہے کہ ہمارے Democratic اصولوں پر عمل کیا جائے۔ جیسا کہ آج کی سنگ بنیاد کی تقریب بھی یہی بتا رہی ہے کہ ہم ادھر ایک Constitutional State میں رہ رہے ہیں جس میں سب مذاہب کو آزادی ہے۔ خواہ اس کے ماننے والے تعداد میں کم ہوں یا زیادہ، سب آزاد ہیں اور یہ اصول انسانی حقوق کے لئے بڑا اہم ہے۔ آخر پر میئر نے کہا کہ یہ بیت ایک عبادت کی جگہ، مذہبی تعلیم کی جگہ اور اکٹھے ہونے کی جگہ ہو اور ایک ایسی جگہ بھی ہو جہاں مختلف لوگ آکر ایک دوسرے سے ملنے والے ہوں اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں اور آپس میں دوست بننے والے ہوں۔ خدا کا فضل آپ کے ساتھ اور اس کا امن ہمارے ساتھ بھی ہو۔

حضور انور کا خطاب

میئر کے اس ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الحمدللہ کہ آج اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ جرمنی کو ایک نئی (بیت) کی بنیاد رکھنے کا ایک اور موقع عطا فرما رہا ہے۔ میرا تاثر یہی تھا کہ جماعت چھوٹی ہے اس لئے شاید (بیت) کی تعمیر میں مشکل پیش آرہی ہے۔ لیکن جب معلومات ملیں تو پتہ لگا کہ جماعت تو کافی تعداد میں ہے اور اس سے چھوٹی جماعتوں نے (بیوت) بنالی ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے یہاں کی جماعت کو توفیق دی کہ (بیت) کے لئے زمین کے حصول کی کوشش کریں اور اب وہ زمین ان کو مل بھی گئی ہے۔ اب اگلا مرحلہ (بیت) کی تعمیر کا ہے۔ اللہ کرے کہ جلد تعمیر کی منظوری ہو جائے تا کہ ہم جلد یہاں ایک خوبصورت (بیت) دیکھ سکیں اور علاقے کے لوگوں کو دکھا سکیں کہ جماعت احمدیہ کا قول اور فعل ایک ہے کہ جو وہ کہتی ہے وہ کرتی ہے۔ ہماری (بیوت) جب تعمیر ہوتی ہیں تو اس وقت ہمارے پروگراموں اور باتوں سے علاقے کے لوگوں کو (دین) کی حسین تعلیم کا پتہ لگ رہا ہوتا ہے۔ پس جب یہاں (بیت) بنے گی تو وہ یہاں علاقے کے لوگوں کے لئے تعارف کا ایک ذریعہ بنے گی۔ یہ ان لوگوں کو یہ بتانے کا

ذریعہ بنے گی کہ (دین) کی تعلیم امن، صلح، بھائی چارے اور آشتی کی تعلیم ہے نہ کہ وہ تعلیم جس پر بعض مسلمان گروپ عمل کر رہے ہیں یا اس کے بارہ میں ہم اخباروں میں سنتے ہیں۔ چند گروپوں کا، ایک چھوٹے ٹولہ کا یا خودغرض اور مفاد پرست لوگوں کے عمل کو ہرگز اسلام کی تعلیم نہیں کہا جاسکتا۔

(دین) کی تعلیم، قرآن کریم کی تعلیم ہے اور قرآن کریم شروع سے آخر تک اس تعلیم سے بھرا ہوا ہے کہ اپنے ایک پیدا کرنے والے کا حق ادا کرو، اس کی عبادت کرو، حقوق العباد ادا کرو، دوسرے لوگوں کے حقوق ادا کرو تا کہ یہ معاشرہ محبت اور بھائی چارے کا معاشرہ بنے۔

حضور انور نے فرمایا (دین) کی خوبصورت تعلیم کو قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں، کوئی سختی نہیں، ہر شخص آزاد ہے۔ اپنے مذہب کے معاملے میں آزاد ہے اور یہ بھی بتا دیا کہ (دین) کی تعلیم وہ خوبصورت تعلیم ہے کہ اگر اس کو قبول کرو گے تو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنو گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ وہ نمونے پیش کرتی ہے بہت سارے افراد آپ اس میں دیکھیں گے اور انشاء اللہ (بیت) کی تعمیر کے بعد یہاں مزید بھی لوگوں کو نظر آئے گا۔ اب یہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے عمل سے مزید اس کو نکھار کر پیش کریں کہ (دین) کی تعلیم وہ خوبصورت تعلیم ہے جو دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ کے قریب لے جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا بعض لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کہ اسلام شدت پسند ہے۔ اسلام جنگوں کی تلقین کرتا ہے حالانکہ تاریخ اسلام اس بات کی گواہ ہے کہ جنگ مسلمانوں پر ٹھونسی گئی۔ بارہ، تیرہ سال مسلمانوں نے صبر کا نمونہ دکھایا اور جب ہجرت کرنے کے بعد بھی ان پر زمین تنگ کی گئی تو تب اللہ تعالیٰ نے اپنے دفاع کے لئے مسلمانوں کو اجازت دی کہ تم اب جنگ کا جواب جنگ سے دے سکتے ہو۔ لیکن جو اجازت دی ہے اس میں بھی دیکھیں کہ کیا خوبصورت تعلیم تھی کہ اگر آج تم لوگوں کو دفاع کی اجازت نہ دی گئی اور بعض ظلم کرنے والوں کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو پھر زمین پر نہ کوئی چرچ سلامت رہے گا نہ کوئی Synagogue سلامت رہے گا اور نہ کوئی عبادت خانہ سلامت رہے گا اور نہ کوئی مسجد، کیونکہ یہ لوگ جو مسلمانوں کو تنگ کرنے والے ہیں۔ یہ اصل میں مذہب کے خلاف ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے دین کو، خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں پھیلانے کے خلاف ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ تم اس کا جواب دو تا کہ تم تمام مذاہب کے ماننے والوں کی حفاظت کر سکو۔ پس یہ ہے وہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کہ نہ صرف اپنے مذہب کی حفاظت کرتا ہے، اپنی عبادت گاہوں کی حفاظت کرتا ہے بلکہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی بھی حفاظت کرتا ہے اور انشاء اللہ جب یہ بیت الذکر تعمیر ہوگی آپ دیکھیں گے، اس علاقے کے لوگ بھی دیکھیں گے اور آپ لوگ جو یہاں پر رہتے ہیں۔ آپ کو پہلے سے بڑھ کر یہ دکھانا ہوگا کہ ہم محبت، پیار، امن کی تعلیم نہ صرف دیتے ہیں۔ نہ صرف منہ سے کہتے ہیں بلکہ عملاً جہاں بھی ہمیں کسی مذہب کے اور کسی عبادت خانے کے لئے حق اور صداقت کی آواز بلند کرنے کی ضرورت ہو ہم ضرور کرتے ہیں کسی شخص کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ کسی مذہب والے کے عبادت خانے کو نقصان پہنچائے یا کسی مذہب والے کو برا کہے۔ جب اسلام کی طرف سے اپنے دفاع کے لئے جنگیں ہوئیں تب بھی آنحضرت ﷺ نے یہی تعلیم دے کر اپنی فوجوں کو بھیجا، کسی عبادت خانے کو، کسی چرچ کو نقصان نہیں پہنچانا، کسی پادری کو، کسی راہب کو نقصان نہیں پہنچانا، کسی معصوم کو جو تمہارے خلاف جنگ نہیں کر رہا، نقصان نہیں پہنچانا، کسی عورت اور بچے کو نقصان نہیں پہنچانا۔

غرض اسلام نے تمام وہ حقوق قائم کئے جو دنیا میں، معاشرے میں امن قائم کرنے کے لئے، محبت پھیلانے کے لئے اور انسانیت کے حقوق قائم کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

پس ہماری (بیوت) اور جماعت احمدیہ۔ یہ اس بات کا نمونہ ہیں کہ ہم اس (دینی) تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور جب ہماری (بیت) بنتی ہے تو ایک نئے سرے سے اس کا اظہار شروع ہو جاتا ہے اور انشاء اللہ یہاں کے لوگ بھی دیکھیں گے کہ یہ اظہار احمدیوں کی طرف سے پہلے سے بڑھ کر ہوگا اور احمدیوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ اپنی حالتوں میں پہلے سے بڑھ کر تبدیلی پیدا کریں اور اس کا اظہار اس علاقے کے لوگوں کے سامنے اس طرح کریں کہ وہ دین حق کی خوبصورت تعلیم کے گرویدہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لے گئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق بیت منصور کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ایک اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل احباب کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی۔

مکرم امیر صاحب جرمنی عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، میئر ڈاکٹر Schmeer صاحبہ، ممبر نیشنل اسمبلی، سابق وفاقی وزیر صحت Ulla Schmidt صاحبہ، خاکسار عبد الماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر، حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی، منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم حمید احمد کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان (درویشان قادیان کی نمائندگی میں)، محمد الیاس منیر صاحب ریجنل مربی جرمنی، چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ، فیضان اعجاز صاحب نائب صدر دوم مجلس خدام الاحمدیہ، امۃ الحی صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ، داؤد مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، چوہدری عظمت علی صاحب ریجنل امیر، بشیر احمد ڈوگر صاحب (صدر جماعت آخن)، عقیل احمد خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید، صدیق احمد ڈوگر صاحب، خالد اقبال صاحب زعیم انصار اللہ آخن، اسامہ احمد صاحب قائد مجلس آخن، شاہدہ نواز صاحبہ صدر لجنہ آخن۔

آخر پر عزیزہ ثمینہ Tarar واقفہ نو اور عزیزم شیراز اختر واقف نو نے بھی ایک ایک اینٹ رکھی۔

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے دوران احباب جماعت زیر لب ربنا تقبل منا کی دعا کا ورد کرتے رہے۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گھوڑسواروں کے دستہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے از راہ شفقت گفتگو فرمائی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت نے چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

مہمانوں سے ملاقات

آج کی اس تقریب میں ممبر پارلیمنٹ Ulla Schmidt صاحبہ (جو وفاقی وزیر صحت بھی رہ چکی ہیں)، علاقہ کی میئر Dr. Schmeer، ممبر صوبائی اسمبلی Karl Scholthies، لیبر یونین کے صدر Mathias Dopatka اور اس کے علاوہ لارڈ میئر کے انچارج دفتر، ممبر سٹی کونسل، شہر کی پروٹوکول آفیسر، وکیل اور بزرگ سیاستدان Heiner Merz (موصوف نے بیت کی تعمیر کے حوالہ سے اہم کردار ادا کیا ہے) شامل تھے۔

ان سبھی مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ان سبھی سے گفتگو فرمائی۔

اس تقریب کے موقع پر TV، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔

ریفریشمنٹ اور مہمانوں سے ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ بعد ازاں لوکل مجلس عاملہ نے تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

یہاں سے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مرد احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ٹاؤن ہال میں آمد

بعد ازاں پروگرام کے مطابق یہاں سے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹاؤن ہال کے لئے روانہ ہوئے جہاں آخن شہر کی میئر اور اس کے سٹاف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ میئر نے خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس قدیم عمارت کے مختلف حصوں کا وزٹ کروایا اور ساتھ ساتھ جرمنی کے پرانے بادشاہوں اور سربراہوں کا تعارف کروایا جن کی تصاویر اور مجسمے وغیرہ دیواروں پر آویزاں تھے۔

آخن شہر میں یہ ہال جو آجکل ٹاؤن ہال کہلاتا ہے، یہ عمارت 14 ویں صدی میں بنائی گئی، کئی بار تباہ ہوئی اور پھر تعمیر کی گئی۔ اس جگہ کسی زمانہ میں کارل کا محل تھا جس کا مینار اب شہری ہال کا حصہ ہے۔ اس محل میں جرمن بادشاہوں کی رسم تاج پوشی ادا کی جاتی تھی۔

کارل اعظم 768ء میں بادشاہ بنا۔ یہ اسی کارل ماٹل کا پوتا تھا جس نے 732ء میں پیرس کے قریب عرب افواج کو شکست دے کر مسلمانوں کی سپین سے آگے یورپ میں پیش قدمی روکی تھی۔ یہ بادشاہ اسی شہر میں دفن ہے۔ آج بھی یورپ کے اتحاد کے لئے دیا جانے والا سالانہ انعام کارل کے نام سے منسوب ہے اور آخن میں دیا جاتا ہے۔

بیلجیئم کے لئے روانگی

یہاں کے وزٹ کے بعد پانچ بجکر پندرہ منٹ پر برسلز (بیلجیئم) کے لئے روانگی ہوئی۔

پانچ بجکر چالیس منٹ پر جرمنی اور بیلجیئم کے بارڈر کے قریب ایک پارکنگ ایریا میں جماعت بیلجیئم سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ بیلجیئم سے درج ذیل وفد حضور انور کے استقبال کے لئے یہاں پہنچا تھا۔

مکرم حامد محمود شاہ صاحب (امیر جماعت بیلجیئم)، میاں اعجاز احمد صاحب (جنرل سیکرٹری)، انور حسین صاحب (سیکرٹری دعوت الی اللہ)، زاہد محمود صاحب (سیکرٹری اشاعت، وقف جدید)، فرید یوسف صاحب (سیکرٹری

صنعت و تجارت)، نعیم احمد شاہین صاحب (سیکرٹری وصایا)، منیر انجم صاحب (سیکرٹری وقف نو)، نورالدین صاحب (صدر جماعت ہاسلٹ) اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ محمد اسماعیل خان صاحب (خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ) موجود تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ان تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اس موقع پر جرمنی سے ساتھ آنے والے درج ذیل احباب نے بھی مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی، مکرم الیاس مجوکہ صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم یحییٰ صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم فیضان احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی سیکیورٹی ٹیم کے تمام ممبران جو اس سفر میں ساتھ تھے۔

خدام الاحمدیہ جرمنی کی سیکیورٹی ٹیم نے اس موقع پر حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بعدازاں یہاں سے پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر برسلز (بیلجیئم) کے لئے روانگی ہوئی اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد سوا سات بجے ''بیت السلام'' برسلز آمد ہوئی۔

بیت السلام میں آمد

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مربی سلسلہ بیلجیئم نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور عزیزم ملک ذیشان ظفر نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور عزیزہ شافعیہ ردیدہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

اس موقع پر نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران اور جماعتوں کے صدران کے علاوہ ہاسلٹ، انٹورپن، لیر، Liege اور مقامی برسلز جماعت کے احباب مرد و خواتین اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ سبھی نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

برسلز میں غروب آفتاب نو بجکر باون منٹ پر تھا۔ اس کے مطابق دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

۞ مکرم نعمت اللہ قریشی صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ فیصل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ کوکب مدثر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مدثر احمد صاحب آرکیٹیکٹ کو مورخہ 30 مئی 2012ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام منفرد احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سعید احمد ملک صاحب کا پوتا اور ننھیال کی طرف سے حضرت مستری نظام الدین صاحب آف چانگریاں ضلع سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی، درازی عمر والدین اور جماعت کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ ناکسکو ڈنمارک تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ رضیہ ادریس صاحبہ گزشتہ کچھ عرصہ سے آسٹریلیا میں مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم میاں محمد شبیر ہرل صاحب سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ محترمہ عرصہ تقریباً دو سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ محترمہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پڑوسی مکرم محمد شریف صدیقی صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی نور ربوہ مورخہ 21 جون 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 59 سال تھی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ 22 جون کو بعد نماز عصر بیت النور میں مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے پڑھائی۔ آپ نظارت مال آمد میں 35 سال کام کرتے رہے دل کی تکلیف ہونے کی وجہ سے ریٹائرمنٹ لے لی اور 2008ء میں اوپن ہارٹ سرجری ہوئی۔ آپریشن کے بعد دیگر عوارض بھی ظاہر ہو گئے۔ نہایت صبر و شکر سے تکلیف برداشت کی۔ گھر میں ہی کریانہ کی دکان کھولی ہوئی تھی۔ نماز باجماعت کے پابند تھے۔ باوجود تکلیف ہونے کے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے کرسی پر بیٹھنے سے گریز کرتے۔ نام کی طرح شریف النفس انسان تھے۔ آپ نے سوگواران میں والدہ کے علاوہ بیوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم حکیم قاضی نذر محمد صاحب

کیل، چھائیاں۔علاج اور پرہیز

سب سے پہلے تو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کیل اور چھائیاں بنتے کیوں ہیں۔ اگر یہ سمجھ جائے تو علاج اور غذا کا تجویز کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

کیل ایسے جسم میں نکلتے ہیں۔ جس میں روغنی اجزاء کی بھرمار ہو۔ روغنی اجزاء اس جسم میں جمع ہوتے ہیں۔ جس میں سردی اور تری زیادہ ہو۔ انسانی جسم میں سردی اور تری روغنی اجزاء کو تحلیل نہیں ہونے دیتی۔ خون میں روغنی اجزاء کا زیادہ ہونا دوران خون کو متاثر کرتا ہے۔ ایک تو سردی والے جسم میں روغنی اجزاء، عروق کی دیواروں سے چمٹ کر عروق میں تنگی پیدا کرتے ہیں۔ دوسرا سردی تری والے انسانی جسم کا خون گاڑھا بھی ہوتا ہے، جو تنگ عروق میں سے مشکل سے گزرتا ہے۔ اس کا سب سے پہلا اثر تو دل کو متاثر کرتا ہے اور دل کو خون پمپ کرنے میں زیادہ زور لگانا پڑتا ہے۔ جس سے بلڈ پریشر ہائی ہوتا ہے اور کبھی دل تھک کر ہار بھی جاتا ہے اور فالج کا اٹیک ہونے کا امکان بھی ہوتا ہے۔ جلد اور چہرہ پر پھنسیاں بھی نمودار ہو سکتی ہیں۔

اب رہ گیا یہ سوال کہ دوران خون تو سارے جسم میں ہوتا ہے۔ مگر کیل صرف چہرہ پر کیوں نکلتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چہرہ کے علاوہ انسان کے جسم کا زیادہ حصہ لباس کی وجہ سے ڈھکا رہتا ہے اور چہرہ کی نسبت بدن میں گرمائی زیادہ رہتی ہے اس لئے کیل (پھنسیاں) کم نکلتے ہیں۔ ہاں شدت مرض میں چھاتی اور پشت پر دانے بھی نکلتے ہیں۔ بلکہ سر میں بھی نکل آتے ہیں۔

ایسی نوجوان بچیوں میں عام طور ایام کی تکلیف اور قلت بھی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے سردی تری یا سردی خشکی ہوتی ہے۔ ایسا مزاج رکھنے والی مستورات بعض اوقات امید سے نہیں ہوتیں۔ آج کل اکثر بچے بذریعہ آپریشن پیدا ہونے کی بڑی وجہ بھی یہی مزاج ہے حاملہ عورتوں کو عموماً بتا دیا جاتا ہے کہ انار، سیب، کینو، مالٹے، آڑو اور آلو بخارے کھائیں۔ یہ سب ایک مزاج رکھنے والی غذائیں انسان کا مزاج ہی بدل کر رکھ دیتی ہیں (کامیاب معالج وہی ہے جو مزاج سمجھ کر دوا اور خوراک تجویز کرے) پھر نتیجہ تبخیر معدہ گیس، قبض۔ کالا یرقان (ہیپاٹائٹس) بدن میں دردیں، مٹاپا، ایام کی تکالیف، دل کے امراض اور کیل، چھائیاں وغیرہ ہی ہوتا ہے۔ کیل ایسے مریضوں میں بنتے ہیں۔ جن کے معدہ میں سردی، تری ہو اور چھائیاں ایسے مریضوں میں بنتی ہیں جس کے جسم و معدہ میں سردی خشکی ہو اس لئے کیل چھائیاں، عسر طمث، ایام کی تکالیف، مٹاپا، امید کا نہ ہونا، بدن میں دردیں، کالا یرقان، تبخیر معدہ تیزابیت، قبض، دائمی نزلہ زکام کے مریضوں کو سرد تر اور سرد خشک چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اب ذیل میں دو آسان اور کم قیمت 2 نسخے درج کئے جاتے ہیں۔

1۔ کالی زیری، گندھک آملہ سار، رسونت انڈیا، چاکسو، ہم وزن کوٹ پیس کر نخود ی گولیاں بنا لیں۔ ایک گولی صبح شام ہمراہ پانی

2۔ تمہ خشک 10 گرام، اجوائن 50 گرام، پودینہ پتے 50 گرام، سنڈھ 20 گرام، ریوند خطائی 20 گرام، مرچ سیاہ 10 گرام، کالا نمک 100 گرام کوٹ پیس کر پھکی بنا لیں۔

ایک ماشہ صبح شام کھانے کے بعد۔

نوٹ: اگر کڑواہٹ محسوس کریں تو بڑے کیپسولوں میں بند کر لیں ہمراہ پانی۔

خوراک:

شوربہ کالے چنے، شوربہ مرغا، شوربہ چھوٹا گوشت، شوربہ شلجم، مولی، مچھلی، دال مونگی، دال مسور، ساگ، کریلے، بینگن، مونگرے، چونگاں، پالک، کالی توری، دیسی ٹینڈا، کدو، ٹماٹر، پیاز، ادرک، تھوم، خربوزہ، میٹھا آم، کھجور، خشک روٹی اور دلیہ وغیرہ کھائیں۔

پرہیز:

دودھ، لسی، چاول، دہی، پراٹھا، ستو، ملک شیک، دودھ سوڈا، فروٹ چاٹ، برف، بڑا گوشت، آلو، گوبھی، اروی، مٹر، بھنڈی توری، دال ماش، دال چنا، لوبیا، شکرقندی،

☆ اس کے علاوہ دیگر وائی بادی اور ٹھنڈی اشیاء سے پرہیز کریں۔

عجائبات عالم

ہانگ کانگ

دنیا کی بہترین اور آزاد بندرگاہ

چین کا ماتحت علاقہ ہانگ کانگ چین کے جنوبی سرے پر واقع 11 میل لمبا اور 2 سے 5 میل تک چوڑا ہے۔ ہانگ کانگ کی بندرگاہ دنیا کی چند اچھی اور بہترین بندرگاہوں میں سے ایک ہے۔ جنوبی چین کی برآمدی تجارت زیادہ تر اسی بندرگاہ سے ہوتی ہے۔

ہانگ کانگ چین کے ساحلی صوبے کاٹنگ میں دریائے ہسی چنگ کے دہانے پر واقع ہے اس کے دو حصے ہیں۔ مرکزی ہانگ کانگ جس میں ہانگ کانگ جزیرہ نما کولون کا مرکزی حصہ شامل ہے جبکہ دوسرا حصہ جو ''نئی آبادی'' کہلاتا ہے اردگرد کے 230 ننھے منے جزیروں پر مشتمل ہے ہانگ کانگ کا زیادہ تر علاقہ ڈھلوان اور پہاڑی ہے اس کی سب سے اونچی چوٹی ''تی موشن'' ہے جس کی بلندی 3140 فٹ ہے۔ اس کا سب سے لمبا دریا شم چن ہے۔ ہانگ کانگ کا سب سے جدید اور ماڈرن علاقہ وکٹوریہ ہے جو اس کا دارالحکومت بھی ہے۔ یہ دنیا کی بہترین قدرتی بندرگاہ اور فلک بوس عمارتوں کا گنجان آباد شہر ہے۔

ہانگ کانگ بحرالکاہل کے علاقوں میں بنکاری کا سب سے بڑا مرکز بھی ہے۔ آزاد بندرگاہ ہونے کے سبب سے یہ اہم تجارتی مرکز بھی ہے۔ اس کا شمار دنیا میں سب سے زیادہ ٹیکسٹائل، کھلونے، پلاسٹک کا سامان اور الیکٹرانکس پیدا کرنے والوں میں ہوتا ہے۔

اس وقت ہانگ کانگ دنیا میں سب سے زیادہ گنجان آباد علاقہ شمار کیا جاتا ہے۔ یہاں کی آبادی کے تناسب کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہاں ایک مربع میل رقبے میں تقریباً 12 ہزار لوگ رہتے ہیں۔ یہاں ایسے افراد بھی ہیں جو مستقل طور پر کشتیوں میں سکونت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ہانگ کانگ کی زندگی کا ایک پہلو جرائم سے متعلق بھی ہے۔ سمگلنگ، منشیات کے کاروبار، قمار بازی اور نائٹ کلب کے حوالے سے یہ جزیرہ بہت بدنام رہا ہے۔

26 جنوری 1841ء میں ہانگ کانگ پر برطانیہ نے قبضہ کر لیا۔ اس دوران برطانیہ اور چین کے مابین جنگ افیون لڑی گئی۔ اس طرح افیون کے خلاف ہونے والی یہ پہلی جنگ 1842ء میں معاہدہ نانکنگ پر ختم ہوئی۔ اس معاہدہ کے تحت ہانگ کانگ پر انگریزوں کا قبضہ تسلیم کر لیا گیا۔ 1898ء میں برطانیہ نے صوبہ آن تنگ کے جنوبی حصے اور بعض دوسرے جزائر بھی 99 برس کیلئے چین سے پٹے پر حاصل کر لئے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران 1941ء میں جاپان نے ہانگ کانگ پر قبضہ کر لیا اور 1945ء تک وہ اس کے حکمران رہے۔ مگر جنگ میں جاپان کے ہتھیار ڈالنے کے بعد انگریز پھر اس پر قابض ہو گئے۔

یکم جولائی 1977ء کو معاہدے کے مطابق ہانگ کانگ چین کے حوالے کر دیا گیا اور یہاں کا 28واں اور آخری برطانوی گورنر کرس پیٹن بھی یہاں سے رخصت ہو گیا۔ چین کی طرف سے تنگ چی ہوا (Tung-Chee- Hwa) یہاں کے پہلے چیف ایگزیکٹو مقرر ہوئے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

5 جولائی 2012ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فقہی مسائل
2:00 am	کڈز ٹائم
2:35 am	طبی مسائل
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 ستمبر 2006ء
4:15 am	انتخاب سخن
5:10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	الترتیل
6:05 am	خطاب حضور انور بر موقع اجتماع انصاراللہ
7:00 am	فقہی مسائل
7:45 am	مشاعرہ
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	پیس سمپوزیم
12:50 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:35 pm	ترجمۃ القرآن
2:40 pm	انڈونیشین سروس
3:45 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	آئینہ
8:20 pm	انتخاب سخن
9:25 pm	ترجمۃ القرآن
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	پیس کانفرنس 2007ء

یتیم کی کفالت کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایمان افروز خطبہ جمعہ فرمودہ 26 فروری 2010ء میں کفالت یتامیٰ کے موضوع پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ جس میں احمدی یتیم بچے اور بچیوں کی تربیت اور نگہداشت و مالی معاونت کی طرف تمام احباب جماعت کو عموماً و مخیّر حضرات کو خصوصاً یتامیٰ فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔

''یتیم جو بعض لحاظ سے بعض اوقات احساسِ کمتری کا شکار ہو کر اپنی صلاحیتیں ضائع کر دیتے ہیں ان کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ انہیں بہترین شہری بنا دے۔ معاشرہ کا بہترین فرد بنا دے۔ پس نہ زیادہ سختیاں اچھی ہیں، نہ ضرورت سے زیادہ نرمی۔ بلکہ نیک نیتی کے ساتھ اپنے بچوں کی طرح ان کی تربیت کرنا ضروری ہے۔ اور جس طرح ماں باپ کے سائے تلے رہنے والے بچے کا حق ہے اسی طرح ایک یتیم کا بھی حق ہے۔''

حضور انور نے یتامیٰ کی مالی معاونت کے بارہ میں فرمایا ''اسی طرح پاکستان کے جو مخیّر احمدی حضرات ہیں، صاحبِ حیثیت ہیں، ان کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یتیموں کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔''

حضور انور کے اس بابرکت ارشاد کی روشنی میں تمام احباب کی خدمت میں عموماً و مخیّر حضرات کی خدمت میں خصوصاً مودبانہ عرض ہے کہ ارشاد خداوندی فاستبقوا الخیرات کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت ڈالے اور معاشرے کے اس قابل رحم طبقے کی زیادہ سے زیادہ مالی معاونت کر کے ان کی دعاؤں کے مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ جون 2012ء مبلغ -/135 روپے بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد از جلد کر دیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب 2 جولائی

طلوع فجر	3:36
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	7:20

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں اور ماؤں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047- 6212515
0300-7703500

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FR-10